بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

زکوٰۃ کے مسائل

زکوٰۃ کے معنی:

زکوٰۃ کے معنی پاکیزگی، بڑھوتری اور برکت کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: خُذْ مِنْ اَمْوَالِہِمْ صَدَقَۃً تُطَہِّرُہُمْ وَتُزَکِّیْہِمْ بِہَا وَصَلِّ عَلَیْہِمْ اُن کے مال سے زکوٰۃ لوتا کہ اُن کو پاک کرے اور بابرکت کرے اُس کی وجہ سے، اور دعا دے اُن کو (سورۃ التوبہ ۱۰۳)۔۔۔۔ شرعی اصطلاح میں مال کے اُس خاص حصہ کو زکوٰۃ کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فقیروں محتاجوں وغیرہ کو دے کر انہیں مالک بنادیا جائے۔

زکوٰۃ کا حکم:

زکوٰۃ دینا فرض ہے۔قرآن کریم کی آیات اور حضور اکرم ﷺ کے ارشادات سے اِس کی فرضیت ثابت ہے۔جو شخص زکوٰۃ کے فرض ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

زکوٰۃ کی فرضیت کب ہوئی:

زکوٰۃ کی فرضیت ابتداءِ اسلام میں ہی مکہ مکرمہ کے اندر نازل ہو چکی تھی، جیسا کہ امام تفسیر ابن کثیرؒ نے سورہ مزمل کی آیت فَاَقِیْمُوا الصَّلاۃَ وَآتُوا الزَّکَاۃَ سے استدلال فرمایا ہے۔کیونکہ یہ سورت مکی ہے اور بالکل ابتداءِ وحی کے زمانہ کی سورتوں میں سے ہے۔ البتہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتداءِ اسلام میں زکوٰۃ کے لئے کوئی خاص نصاب یا خاص مقدار مقرر نہ تھی، بلکہ جو کچھ ایک مسلمان کی اپنی ضرورت سے بچ جاتا، اُس کا ایک بڑا حصہ اللہ کی راہ میں خرچ کیا جاتا تھا۔نصاب کا تعین اور مقدارِ زکوٰۃ کا بیان مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد ہوا۔

زکوٰۃ کے فوائد:

زکوٰۃ ایک عبادت ہے، اللہ کا حکم ہے، زکوٰۃ نکالنے سے ہمیں کوئی منفعت حاصل ہو یا نہ ہو، کوئی فائدہ ملے یا نہ ملے، اللہ کے حکم کی اطاعت بذاتِ خود مقصود ہے۔ اصل مقصد تو زکوٰۃ کا یہ ہے، لیکن اللہ کا کرم ہے جو کوئی بندہ زکوٰۃ نکالتا ہے تو اللہ اُس کو دنیاوی فوائد بھی عطا فرماتے ہیں، اُن فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی باقی مال میں برکت، اضافہ اور پاکیزگی کا سبب بنتی ہے۔

☆ چنانچہ قرآن کریم (سورۃ البقرہ ۔ ۲۷۶) میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ﴿اللہ سود کو مٹاتا ہے اور زکوٰۃ اور صدقات کو بڑھاتا ہے﴾۔

☆ ایک حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی بندہ زکوٰۃ نکالتا ہے تو فرشتے اُس کے حق میں دعا کرتے ہیں کہ ﴿اے اللہ! جو شخص اللہ کے راستے میں خرچ کر رہا ہے اس کو اور زیادہ عطا فرما، اور اے اللہ جس شخص نے اپنے مال کو روک کر رکھ رہا ہے اور زکوٰۃ ادا نہیں کر رہا ہے تو اے اللہ اس کے مال پر ہلاکت ڈالے﴾۔

☆ ایک حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی صدقہ کسی مال میں کمی نہیں کرتا ہے۔

زکوٰۃ کس پر فرض ھے :

اُس مسلمان عاقل بالغ پر زکوٰۃ فرض ہے جو صاحبِ نصاب ہو۔ نصاب کا اپنی ضرورتوں سے زیادہ اور قرض سے بچا ہوا ہونا شرط ہے، نیز مال پر ایک سال گزرنا بھی ضروری ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ جس کے پاس نصاب سے کم مال ہے، یا مال تو نصاب کے برابر ہے لیکن وہ قرض دار بھی ہے یا مال سال بھر تک باقی نہیں رہا تو ایسے شخص پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔

زکوٰۃ کا نصاب :

52.5 تولے یعنی 512.36 گرام چاندی یا 7.5 تولے سونا یا اُس کی قیمت کا نقد روپیہ یا زیور یا سامانِ تجارت وغیرہ جس شخص کے پاس موجود ہے اور اُس پر ایک سال گزر گیا ہے تو اُس کو صاحبِ نصاب کہا جاتا ہے۔ خواتین کے استعمالی زیور میں زکوٰۃ کے فرض ہونے میں علماء کی رائے مختلف ہیں۔ چونکہ زکوٰۃ کی ادائیگی نہ کرنے پر قرآن وحدیث میں سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں، لہٰذا استعمالی زیور پر بھی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے۔

زکوٰۃ کتنی ادا کرنی ھے:

اوپر ذکر کیے گئے نصاب پر صرف ڈھائی فیصد (2.5%) زکوٰۃ ادا کرنی ضروری ہے۔

سامان تجارت میں کیا کیا داخل ھے:

مالِ تجارت میں ہر وہ چیز شامل ہے جس کو آدمی نے بیچنے کی غرض سے خریدا ہو۔ لہٰذا جو لوگ Investment کی غرض سے پلاٹ خرید لیتے ہیں اور شروع ہی سے یہ نیت ہوتی ہے کہ جب اچھے پیسے ملیں گے تو اس کو فروخت کر کے اس سے نفع کمائیں گے، تو اس پلاٹ کی مالیت پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ لیکن پلاٹ اِس نیت سے خریدا کہ اگر موقع ہوا تو اس پر رہائش کے لئے مکان بنوالیں گے یا موقع ہوگا تو اس کو کرائے پر چڑھادیں گے یا کبھی موقع ہوگا تو اس کو فروخت کردیں گے یعنی کوئی واضح نیت نہیں ہے بلکہ ویسے ہی خرید لیا ہے، تو اس صورت میں اس پلاٹ کی قیمت پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

کس دن کی مالیت معتبر ھوگی؟

زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے اُس دن کی قیمت کا اعتبار ہوگا جس دن آپ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے اپنے مال کا حساب لگا رہے ہیں۔

ھر ھر روپے پر سال کا گزرنا ضروری نھیں:

ایک سال مال پر گزر جائے۔ اسکا مطلب یہ نہیں کہ ہر سال ہر ہر روپے پر مستقل سال گزرے۔ یعنی گزشتہ سال رمضان میں اگر آپ ۵ لاکھ روپے کے مالک تھے، جس پر ایک سال بھی گزر گیا تھا۔ زکوٰۃ ادا کردی گئی تھی۔ اس سال رمضان تک جو رقم آتی جاتی رہی اُس کا کوئی اعتبار نہیں، بس اِس رمضان میں دیکھ لو کہ تمہارے پاس اب کتنی رقم ضروریات سے بچ گئی ہے، اور اُس رقم پر زکوٰۃ ادا کردو۔ مثلاً اِس رمضان میں ۶ لاکھ روپے آپ کے پاس ضروریات سے بچ گئے ہیں تو ۶ لاکھ کا 2.5% زکوٰۃ ادا کردو۔

مستحقین زکوٰۃ یعنی زکوٰۃ کس کو ادا کریں ؟

اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبہ آیت نمبر ۶۰ میں ۸ مستحقین زکوٰۃ کا ذکر کیا ہے:

(۱) فقیر یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ تھوڑا مال و اسباب ہے لیکن نصاب کے برابر نہیں۔

(۲) مسکین یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔

(۳) جو کارکن زکاۃ وصول کرنے پر متعین ہیں۔

(۴) جن کی دلجوئی کرنا منظور ہو۔

(۵) وہ غلام جسکی آزادی مطلوب ہو۔

(۶) قرضدار یعنی وہ شخص جس کے ذمہ لوگوں کا قرض ہو اور اُس کے پاس قرض سے بچا ہوا بقدر نصاب کوئی مال نہ ہو۔

(۷) اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا۔

(۸) مسافر جو حالت سفر میں تنگدست ہو گیا ہو۔

وضاحت: اس آیت میں اگرچہ صدقہ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے مگر قرآن کریم کی دیگر آیات و نبی اکرم ﷺ کے اقوال کی روشنی میں مفسرین نے تحریر فرمایا ہے کہ یہاں صدقہ سے مراد زکاۃ ہے۔

جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے:

۱۔ اُس شخص کو جس کے پاس ضروریاتِ اصلیہ سے زائد بقدر نصاب مال موجود ہے۔

۲۔ سیّد اور بنی ہاشم۔ بنی ہاشم سے حضرت حارثؓ بن عبد المطلب، حضرت جعفرؓ، حضرت عقیلؓ، حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کی اولاد مراد ہے۔

۳۔ اپنے ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔

۴۔ اپنے بیٹے، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔

۵۔ شوہر اپنی بیوی کو، اور بیوی اپنے شوہر کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی ہے۔

۶۔ کافر کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی ہے۔

نوٹ: بھائی، بہن، بھتیجہ، بھتیجی، بھانجا، بھانجی، چچا، پھوپھی، خالہ، ماموں، ساس، سسر، داماد وغیرہ میں سے جو حاجتمند اور مستحق زکوٰۃ ہوں، انہیں زکوٰۃ دینے میں دوہرا ثواب ملتا ہے، ایک ثواب زکوٰۃ کا اور دوسرا صلہ رحمی کا۔ کسی تحفہ یا ہدیہ کے عنوان سے بھی اِن مذکورہ رشتہ داروں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

زکوٰۃ نہ نکالنے پر وعید:

☆ سورۃ التوبہ آیت نمبر ۳۴۔۳۵ میں اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے لئے بڑی سخت وعید بیان فرمائی ہے جو اپنے مال کی کما حقہ زکوٰۃ نہیں نکالتے۔ اُن کے لئے بڑے سخت الفاظ میں خبر دی ہے، چنانچہ فرمایا کہ جو لوگ اپنے پاس سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اُس کو اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے ہو (اے نبی ﷺ) آپ اُن کو ایک دردناک عذاب کی خبر دے دیجئے، یعنی جو لوگ اپنا پیسہ، اپنا روپیہ، اپنا سونا چاندی جمع کرتے جارہے ہیں اور اُن کو اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے، اُن پر اللہ نے جو فریضہ عائد کیا ہے اُس کو ادا نہیں کرتے، اُن کو یہ خوشخبری سنا دیجئے کہ ایک دردناک عذاب اُن کا انتظار کر رہا ہے۔۔

پھر دوسری آیت میں اُس دردناک عذاب کی تفصیل ذکر فرمائی کہ یہ دردناک عذاب اُس دن ہوگا جس دن سونے اور چاندی کو آگ میں تپایا جائے گا اور پھر اُس آدمی کی پیشانی، اُس کے پہلو اور اُس کی پشت کو داغا جائے گا اور اس سے یہ کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا، آج تم خزانے کا مزہ چکھو، جو تم اپنے لئے جمع کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس انجام بد سے محفوظ فرمائے، آمین۔

☆ ایک حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب مال میں زکوٰۃ کی رقم شامل ہو جائے یعنی پوری زکوٰۃ نہیں نکالی بلکہ کچھ زکوٰۃ نکالی اور کچھ رہ گئی تو وہ مال انسان کے لئے تباہی اور ہلاکت کا سبب ہے۔ لہذا اس بات کا اہتمام کرو کہ ایک ایک پائی کا صحیح حساب کر کے زکوٰۃ ادا کرو۔

زکوٰۃ سے متعلق چند متفرق مسائل:

☆ زکوٰۃ جس کو دی جائے اُسے یہ بتانا کہ یہ مال زکوٰۃ ہے ضروری نہیں بلکہ کسی غریب کے بچوں کو عیدی یا کسی اور نام سے دیدینا بھی کافی ہے۔

☆ دینی مدارس میں غریب طالب علموں کے لئے زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

☆ زکوٰۃ کی رقم کو مساجد، مدارس، ہسپتال، یتیم خانے اور مسافر خانے کی تعمیر میں صرف کرنا جائز نہیں ہے۔

☆ اگر عورت بھی صاحب نصاب ہے تو اُس پر بھی زکوٰۃ فرض ہے، البتہ اگر شوہر خود ہی عورت کی طرف سے بھی زکوٰۃ کی ادائیگی اپنے مال سے کردے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

محمد نجیب قاسمی، ریاض (najeebqasmi@yahoo.com)